کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

مترجم

سید المفسرین ادیبِؒ اعظم
مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہؒ امروہوی
(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

ے سرفراز فرماتے رہیں گے تو ہم جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ وما توفیق الا باللہ

دعاگو

احقر الزمن سیّد ظفر حسن نقوی
مترجم کتاب ہذا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۵ کراچی

مطبع ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۵ کراچی

کتابت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سیّد شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دسمبر ۲۰۰۲ء بار سوم

ہدیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (۲۱۰) دو سو دس روپے

وادی سفوان میں بدر اولیٰ پر چڑھائی کی۔ حامل لوا حضرت علیؑ تھے پھر آخر رجب میں عبداللہ بن جحش کو معہ اصحاب کے قریش کی نگرانی کے لیے بھیجا۔ واقد بن عبداللہ نے عمرو بن الحموح الحضرمی کو قتل کیا اور حکم بن کیسان وغیرہ بھاگ گئے اور باقی نے ان چاہی اور قافلہ کو ہنکا کر حضرت کے پاس لے آئے۔ حضرت نے فرمایا میں نے ماہ حرام میں قتال کا حکم نہیں دیا تھا۔ چونکہ یہ واقعہ درخت کے نیچے تھا۔ لہٰذا اس کا نام غزوہ نخیلہ ہوگیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ (سورہ البقرہ ۲۱۷/۲) پس حضرت نے تبدیلوں سے فدیہ لے کر چھوڑ دیا۔ پھر غزوہ بدر کبریٰ ہوا۔ بدر مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔ شعبی اور ثمانی نے لکھا ہے کہ یہ کنواں بدر غفاری کی طرف منسوب ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ وہ ایک گاؤں کا نام ہے۔ اس جنگ کے لیے حضرت ساتویں رمضان کو نکلے، ۳۱۳ مجاہد موافق اصحاب طالوت آپ کے ہمراہ تھے۔ جن میں ستر یا اسی سوار تھے۔ اور اسلحہ میں چھ زرہیں تھیں اور آٹھ تلواریں۔ ارادہ تھا حملہ کا ابوسفیان اور عتبہ بن ربیع پر جو چالیس یا ستر قریش کے ہمراہ تھے۔ حضرت کو یہ خبر ملی کہ وہ راستہ کاٹ کر ساحل کی طرف نکل گئے اور ضمضم بن عمر غفاری کی بھیج کر اہلِ مکہ کو اس واقعہ کی خبر کرائی۔

عروہ سے مروی ہے کہ عاتکہ بنت عبدالمطلب نے خواب میں ایک سوار کو دیکھا کہ وہ مکہ میں کھڑا چیخ رہا ہے۔ اے آلِ غدر اپنی قتل گاہ کی طرف چلو۔ اس نے کعبہ پر یہ ندا دی پھر کوہ ابوقبیس پر چلایا۔ پھر اس نے ایک چٹان پھینکی۔ مکہ کا کوئی گھر ایسا نہ رہا جہاں اس کا ٹکڑا جاکر نہ گرا ہو۔

ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ مشرکین مکہ جو بدر میں لڑنے کے لیے آئے تھے ان کی تعداد ۹۵۰ یا ایک ہزار تھی اور بعض نے تین ہزار لکھی ہے اور ان میں دو سو سوار تھے جو دنوں پر مسلمانوں کی ہجو گا رہے تھے۔ قریش کا کوئی گھرانا ایسا نہ تھا جس نے شرکت نہ کی تھی سوائے بنی زہرہ اور بنی عدی بن کعب کے آنحضرت نے ان سے مقابلہ کرنے کے لیے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا۔ ابوبکر و عمر نے کچھ رائے دی۔ حضرت نے ان کو بٹھا دیا۔ مقداد اور سعد بن معاذ نے جو رائے دی حضرت اس سے خوش ہوئے اور ان کے لیے دعائے خیر کی اور آیت نازل ہوئی۔ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (سورہ آلِ عمران ۱۵۱/۳) حضرت نے کفار کے پاس پیغام بھیجا اے گروہ قریش میں اس کو بُرا سمجھتا ہوں کہ تم پر حملہ کروں پس تم میرے اور عرب کے معاملہ میں حائل نہ ہو۔ اور واپس چلے جاؤ۔ عتبہ نے کہا بہتر یہی ہے کہ ہم اس رائے پر عمل کریں۔ ابوجہل نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بزدلی تجھ پر غالب آگئی اور محمد کا جادو تجھ پر چل گیا۔ یہ سن کر عتبہ کو جوش آگیا اور اس نے اپنی زرہ پہن لی وہ اور اس کا بھائی شیبہ اور اس کا بیٹا ولید لڑنے کو نکلے اور نعرہ مارا کہ اے محمد ہم سے لڑنے کو قریش سے جو ہمارے کفو ہوں بھیجو ادھر سے انصار نے مقابلہ کو نکلنا چاہا۔ حضرت نے ان کو روک دیا اور علی و حمزہ اور عبیدہ بن حرث بن عبدالمطلب کو حکم دیا کہ جاؤ ان سے حق پر قتال کرو جس کے لیے خدا نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے۔ یہ لوگ باطل پرست ہیں اس لیے آئے ہیں کہ نورِ خدا کو بجھا دیں۔ جب کفار نے ان تینوں کو اپنے مقابل آتا دیکھا تو کہا ہاں یہ کفو کریم ہیں پس مقابلہ ہوا تو حضرت علیؑ نے ولید کو قتل کیا۔ اور حمزہ نے عتبہ کو۔ البتہ عبیدہ کی ران میں ایسا زخم لگا کہ وہ گر پڑے۔ حضرت علیؑ اور حمزہ ان کو اٹھا کر حضرت کے پاس لائے۔ عبیدہ نے کہا یا رسول اللہ کیا میں شہید نہیں ہوں فرمایا بے شک تم اوّل شہید ہو میرے اہل بیت میں۔